روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 20 جنوری 2015ء 28 ربیع الاول 1436 ہجری 20 صلح 1394ہش جلد65-100 نمبر17

درود کیسے پڑھیں

حضرت کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں تو آپؐ نے ہمیں درود سکھایا۔ یہ وہی کلمات ہیں جو ہم نماز میں التحیات میں پڑھتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب واتخذ اللہ ابراہیم۔ حدیث نمبر3119)

دین حق اور آنحضرتؐ پر حملوں کی پُر زور مذمت، دشمنوں کی تمام سازشیں اور کوششیں ناکام ہوں گی

درود شریف جو حصول استقامت کا ذریعہ ہے بکثرت پڑھیں تو قبولیت دعا کا شیریں پھل ملے گا

ٹی وی اور اخبارات کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی طرف سے دین کا صحیح مؤقف اور تعلیم دنیا تک پہنچی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جنوری 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16 جنوری 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ احزاب آیت 57 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ پر اپنی رحمتیں نازل فرما رہا ہے، اس کے فرشتے بھی نبی کریم ﷺ کو دعائیں دے رہے ہیں، اس کے لئے رحمت مانگ رہے ہیں۔ پس جب یہ صورتحال ہے تو دشمنوں کی سازشیں اور کوششیں اللہ تعالیٰ کے اس پیارے نبی ﷺ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ جس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بھیجا ہے اس کا حصول اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتا چلا جائے گا۔ آپؐ کے مخالفین نہ کبھی پہلے کامیاب ہو سکے اور نہ اب ہو سکتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ ہاں تم اپنا فرض ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس پیارے، کامل، مکمل اور آخری نبیؐ پر بیشمار درود و سلام بھیجو۔ فرمایا کامیابی آنحضرت ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے میں ہے۔ کاش کہ لوگ سمجھیں کہ دین حق کی پیار و محبت کی تعلیم زیادہ جلدی دنیا کو دین حق کی آغوش میں لا سکتی ہے۔

فرمایا خطبہ کے شروع میں تلاوت کی گئی آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہیں، ایک اصولی بات بتادی کہ یہ حرکتیں نبیؐ کے مقام کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ تمہارا کام جہالت کا جواب جہالت سے دینے کی بجائے نبی ﷺ پر درود و سلام بھیجنا ہے۔ حضور انور نے اس صورتحال میں ہر مذہب کے وقار اور احترام سے متعلق پوپ فرانس کے پیغام کو خوش آئند قرار دیا۔ فرمایا کہ پہلی دفعہ اس واقعہ کے بعد دنیا کے مختلف میڈیا نے جماعت احمدیہ سے بھی ہمارا ردعمل اور مؤقف اس بارے میں پوچھا۔ دنیا کے بہت سے ٹی وی چینلز اور اخبارات نے ہمارا مؤقف بیان کیا اور اس طرح کئی ملین لوگوں تک دین حق کا حقیقی مؤقف اور تعلیم پہنچی۔ حضور انور نے بعض احادیث اور حضرت مسیح موعود کے اقتباسات پیش فرمائے جو درود شریف کی اہمیت اور اس کے فوائد کو بھی واضح کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود درود شریف کے بارے میں فرماتے ہیں کہ کسی اور نبی کی شان میں درود شریف کا ذکر نہیں ملتا۔ آپ ﷺ کی روح میں وہ صدق و وفا تھا اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکرگزاری کے طور پر درود بھیجیں۔ درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو، نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ ﷺ کے حسن و احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپؐ کی کامیابیوں کے واسطے، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔ پھر فرماتے ہیں کہ درود شریف اس غرض سے پڑھنا چاہئے کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریم ﷺ پر نازل کرے اور اس کو تمام عالم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بنادے اور اس کی بزرگی اور شان و شوکت اس عالم اور اُس عالم میں ظاہر کرے، یہ دعا حضورِ تام سے ہونی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو درود بڑے درد کے ساتھ پڑھتے ہیں، خدا تعالیٰ انہیں اس کے فیض کے نظارے بھی دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس طرح درود پڑھنے والوں کی جماعت میں تعداد بڑھتی چلی جائے جس کا فائدہ جماعتی ترقی میں بھی ہوگا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جب ہم درود پڑھتے ہیں تو اس کے نتیجے میں رسول کریمؐ کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ پہلے خدا آپؐ کو اپنی برکات سے حصہ دیتا ہے اور پھر وہ برکات آپؐ کے توسط اور ان کے طفیل سے ہمیں ملتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر حضور انور نے مکرم مولوی عبدالقادر دہلوی صاحب درویش قادیان کی وفات اور مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی مرحوم کی وفات پر مرحومین کا ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا ذکر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

داخلہ کلاس پریپ

امسال تمام جماعتی ادارہ جات (مریم گرلز ہائی سکول، بیوت الحمد پرائمری سکول، طاہر پرائمری سکول، مریم صدیقہ ہائیر سیکنڈری سکول اور نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن) میں کلاس پریپ کے ایڈمیشن درج ذیل اوقات کے مطابق ہوں گے۔

تاریخ فارم وصولی:
25 فروری تا 15 مارچ 2015ء

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ:
15 مارچ 2015ء

امتحان تحریری: 28 مارچ 2015ء

امتحان زبانی: 29 مارچ 2015ء

کامیاب طلبہ کی لسٹ: 14 اپریل 2015ء

فیس جمع کرانے کی تاریخ:
15 تا 25 اپریل 2015ء

امتحان درج ذیل سلیبس کے مطابق ہوگا۔

انگلش: Aa-Zz **اردو:** الف تا ے

ریاضی: گنتی 1 تا 20

نصاب وقف نو: 1 تا 4 سال

قاعدہ یسرنا القرآن: صفحہ 1 تا 20

جنرل نالج: بچہ/ بچی کی عمر کے مطابق

بچے کی حد عمر 31 مارچ 2015ء تک ساڑھے چار سال تا ساڑھے پانچ سال ہونا ضروری ہے۔

نوٹ: نظارت تعلیم کے تعلیمی ادارہ جات میں پریپ کے داخلہ جات کے وقت داخلہ فارمز ادارہ میں جمع کرواتے وقت بچوں کے حفاظتی ٹیکوں کے کارڈ بھی دیکھے جائیں گے۔

(نظارت تعلیم)

☆............☆............☆

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

اصلاح نفس کے ذرائع

تحریرات حضرت مسیح موعود کی رو سے

اصلاح نفس سے کیا مراد ہے؟ اس کے حصول کے وسائل وذرائع کیا ہیں؟ اصلاح نفس کے لذیذ و شیریں ثمرات کیا ہیں؟ یہ وہ بنیادی سوال ہیں جن کا جائزہ وتذکرہ مقصود تحریر ہے۔

نفس وہ قوت متحرکہ ہے جو حیوانی خواہشات و جذبات اور احساسات کو حرکت وجنبش دیتی اور انگیخت کرتی ہے تاکہ وہ حیطہ عمل میں آئیں۔ اس لئے اصلاح نفس سے مراد ان نفسانی ہیجانات و میلانات کو دائرہ افراط وتفریط سے نکال کرانہیں حد اعتدال اور وسط وتوازن میں لانا ہے تااس گوہر مراد کی تابانی ودرخشندگی اور چمک ظاہر ہو۔ نفس کی چار اقسام ہیں۔ 1۔ نفس زکیہ۔ یہ نفس کی وہ حالت ہے جب اسے نیک و بد اور اچھائی و برائی کا شعور نہیں ہوتا۔ یہ ابتدائی بچپن اور طفلگی کا زمانہ ہے۔ 2۔ نفس امارہ۔ یہ نفس کا وہ زمانہ ہے جب حیوانیت کا غلبہ اور امارگی شباب پر ہوتی ہے۔ حیوانی رجحانات کا تندو تیز سیل رواں دواں ہوتا ہے۔ 3۔ نفس لوامہ۔ یہ وہ زمانہ ہے جب نیکی اور بدی کا شعور اجاگر ہو جاتا ہے۔ نیکی سے رغبت ومحبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اچھائی اور برائی کا ایک دنگل شروع ہو جاتا ہے۔ بدی کے ارتکاب پر ضمیر ملامت کرتا ہے۔ کھڑا ہونے اور گر پڑنے کے امکانات موجود ہوتے ہیں۔ 4۔ نفس مطمئنہ۔ آرام یافتہ نفس۔ اس حالت میں انسان گناہوں کا چوغہ مکمل طور پر اتار پھینکتا ہے۔ طبعی جوش وجذبہ سے نیکیاں اس سے سرزد ہوتی ہیں۔ اس لئے اصلاح نفس کا منتہائے مقصود بھی نفس مطمئنہ کا حصول ہے۔ اب دیکھنا ہے کہ وہ کون سے وسائل و ذرائع ہیں جو اس درعدن اور گوہر شب چراغ کے حصول و وصول میں ممد ومعاون ہیں۔ سو اس سلسلہ میں درج ذیل منازل سفر ہیں۔

معرفت الٰہی

کسی شئے کی حقیقت انسان کو اس چیز کے قریب کرتی ہے یا دور کر دیتی ہے۔ شہد اور زہر ہلاہل اس کی واضح اور نمایاں مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سچی اور حقیقی معرفت گناہ سوز ہے۔ خدا تعالیٰ کی سچی معرفت اپنے اندر کیا مضمون رکھتی ہے اسے حضرت اقدس مسیح موعود یوں بیان فرماتے ہیں:

سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئے محض سمجھے اور آستانہ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے اور اس نور معرفت کو مانگے جو جذبات نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشئے سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اتریں گے جو اس کو روشنی پہنچائیں گے۔

(ملفوظات جلد 4 ص 213)

مجاہدہ

مجاہدہ کا دوسرا نام تدبیر اختیار کرنا ہے۔ تدبیر کیا ہے؟ اس کی فلاسفی حضرت مسیح موعود بیان فرماتے ہیں۔

یاد رکھو تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے اس کو حقیر مت سمجھو اس سے وہ راہ کھل جاتی ہے جو بدیوں سے نجات پانے کی راہ ہے۔ جو لوگ بدیوں سے بچنے کی تجویز اور تدبیر نہیں کرتے وہ گویا بدیوں پر راضی ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر خدا تعالیٰ ان سے الگ ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد 4 ص 201)

تدبیر کے دائرہ کار میں اصلاح نفس کے درج ذیل پہلو آتے ہیں۔

عمداً گناہ کا مرتکب نہ ہونا

یہ عزم بالجزم ہو کہ گناہ کا ارتکاب نہیں کرنا۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

اول ضروری ہے کہ انسان دیدہ دانستہ اپنے آپ کو گناہ کے گڑھے میں نہ ڈالے ورنہ وہ ضرور ہلاک ہوگا۔ جو شخص دیدہ دانستہ بدراہ اختیار کرتا ہے یا کنویں میں گرتا ہے اور زہر کھاتا ہے وہ یقیناً ہلاک ہوگا ایسا شخص نہ دنیا کے نزدیک اور نہ خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل رحم ٹھہر سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد 4 ص ص 201)

بدصحبت

صحبت بد انسان کے اخلاق وکردار کو بگاڑ دیتی ہے۔ خیالات باہم دیگر اثر انداز ہوتے ہیں حدیث مبارکہ میں اچھی صحبت کو عطار کی ہم جلیسی اور بری مجلس کو لوہار کی بھٹی کی ہم نشینی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ مجلس کے بداثرات ونتائج سے محفوظ و مامون رہنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے بکثرت استغفار کرنے کا ارشاد فرمایا ہے تاکہ قلب زنگ آلود نہ ہو۔

بدعادات سے پرہیز

بدعادات آدمی کی شخصیت کو داغدار بنا دیتی ہیں۔ مجلس میں ایسے شخص کو نظر استخفاف سے دیکھا جاتا ہے۔ دین حق نے ہی بدعادات سے بچنے کے لئے آداب نشست و برخاست، سخن گوئی، اکل و شرب، ستر پوشی اور غض بصر بتائے ہیں۔

اعلیٰ درجہ کے کمالات

اصلاح نفس کے لئے ترک شر ہی کافی نہیں بلکہ کسب خیر کا پہلو بھی اختیار کرنا لازم وملزوم ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

میں اس بات کو بار بار کہتا ہوں کہ تم میں سے کوئی اپنی ترقی اور کمال روحانی کی یہی انتہا نہ سمجھ لے کہ میں نے ترک بدی کی ہے صرف ترک بدی نیکی کے کامل مفہوم اور منشاء کو اپنے اندر نہیں رکھتی''۔ کسب خیر کیا ہے؟ اس کی تشریح آپ یوں فرماتے ہیں۔ قرآن شریف صرف اتنا ہی نہیں چاہتا کہ انسان ترک شر کر کے سمجھ لے کہ بس اب میں صاحب کمال ہو گیا بلکہ وہ تو انسان کو اعلیٰ درجہ کے کمالات اور اخلاق فاضلہ سے متصف کرنا چاہتا ہے کہ اس سے ایسے اعمال وافعال سرزد ہوں جو بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی پر مشتمل ہوں اور ان کا نتیجہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاوے۔

(ملفوظات جلد 4 ص 208)

استقامت

الاستقامت فوق الکرامت کہا جاتا ہے۔ استقامت سے کیا مراد ہے؟ حضرت مسیح موعود اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہر ایک چیز جب اپنے عین محل اور مقام پر ہو وہ حکمت اور استقامت سے تعبیر پاتی ہے مثلاً دوربین کے اجزاء کو اگر جدا جدا کر کے ان کو اصل مقامات سے ہٹا کر دوسرے مقام پر رکھ دیں وہ کام نہ دے گی۔ غرض وضع الشئی فی محلہٖ کا نام استقامت ہے یا دوسرے الفاظ میں یہ کہو کہ ہیئت طبعی کا نام استقامت ہے۔ پس جب تک انسانی بناوٹ کو ٹھیک اسی حالت میں نہ رہنے دیں اور اسے مستقیم حالت میں نہ رکھیں وہ اپنے اندر کمالات پیدا نہیں کر سکتی''۔ (ملفوظات جلد 3 ص 37)

استقامت ہی انسان کا اسم اعظم ہے اور صوفیاء کی اصطلاح میں اسے فنا کا نام دیا گیا ہے اور اسم اعظم سے مراد یہ ہے کہ جس ذریعہ سے انسانیت کے کمالات حاصل ہوں۔

(ملفوظات جلد 3 ص 37)

استقامت کی برکات کا خلاصہ یہ ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے نیچے آ گئے اور اس کے اسم اعظم استقامت کے نیچے جب بیضہء بشریت رکھا گیا پھر اس میں اس قسم کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے کہ ملائکہ کا نزول اس پر ہوتا ہے اور کسی قسم کا خوف و حزن ان کو نہیں رہتا'' (ملفوظات جلد 3 ص 37)

استقامت کے بدوں اصلاح نفس کی کٹھن اور دشوار گزار چوٹی سر نہیں ہو سکتی۔

صحبت صالحین

اللہ تعالیٰ نے اصلاح نفس کا ایک ذریعہ صحبت صالحین بھی قائم و دائم فرمایا ہے۔ ارشاد ربانی ہے کونوامع الصادقین (توبہ:119) یعنی جو لوگ قولی، فعلی، عملی اور حالی رنگ میں سچائی پر قائم ہیں ان کے ساتھ رہو۔ (ملفوظات جلد 3 ص 505)

صحبت صالحین کے فیوض و برکات کا تذکرہ حضرت مسیح موعود بیان فرماتے ہیں:

1۔ صادقوں کی صحبت میں ایک خاص اثر ہوتا ہے ان کا نور صدق واستقلال دوسروں پر اثر ڈالتا ہے اور ان کی کمزوریوں کو دور کرنے میں مدد دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد 4 ص 208)

2۔ صادقوں کی معیت اختیار کرو اور ان کی جمعیت میں رہو تا کہ ان کے انوار اور برکات کا پرتو تم پر پڑتا رہے اور خانہ قلب کے ہر خس و خاشاک کو محبت الٰہی کی آگ جلا کر نور الٰہی سے بھر دے۔

(ملفوظات جلد 4 ص 207 حاشیہ)

3۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے۔ وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا۔ وہ کہتے کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے مگر ایک شخص ان میں سے نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں وہ بھی ان میں ہی ہے کیونکہ انھم قوم لایشقیٰ جلیسھم۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدے ہیں۔ سخت بدنصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے دور رہے۔

(ملفوظات جلد 3 ص 507)

دعا

روح کا گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر گرنا دعا ہے اور یہ بھی ایک مخفی لطیف تدبیر ہے۔ یہ غیر ممکن کو ممکن بنا دیتی ہے۔ حضرت مسیح موعود دعا کا طریق وکیفیت بیان فرماتے ہیں۔

یہ یاد رکھو کہ دعا زبانی بک بک کا نام نہیں ہے بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے اور دعا کرنے والے کی روح پانی کی طرح بہہ کر آستانہ الوہیت پر گرتی ہے اور اپنی کمزوریوں اور لغزشوں کے لئے قوی اور مقتدر خدا سے طاقت اور قوت اور مغفرت چاہتی ہے اور یہ وہ حالت ہے کہ دوسرے لفظوں میں اسے موت کہہ سکتے ہیں جب یہ حالت میسر آ جاوے تو یقیناً سمجھو کہ باب اجابت اس کے لئے کھولا جاتا ہے اور خاص قوت اور فضل اور استقامت بدیوں سے بچنے اور نیکیوں پر

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

تمہیں اپنے کاموں کی تکمیل کے لئے اگر کسی کی مدد کی ضرورت ہے تو وہ صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے جو حقیقی رنگ میں تمہاری مدد کر سکتی ہے، مدد کرنے کی طاقت رکھتی ہے اور مدد کرتی ہے اور یہ بات اتنی اہم ہے کہ ایک حقیقی مومن کو ہر وقت اسے اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ چاہے وہ مدد اور استعانت کی کوشش ذاتی ضروریات کے لئے ہو یا جماعتی ضروریات کے لئے

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم احمدی ہیں اور ہم نے زمانے کے امام کے ہاتھ پر عہدِ بیعت کیا ہے۔ ہم نے اپنے ہر قول و فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کا عہد کیا ہے۔ ہم نے عُسر اور یُسر، تنگی اور آسائش میں خدا تعالیٰ سے ہی مدد مانگنے اور غیر اللہ سے بیزاری کا عہد کیا ہے

ہمیں اپنے فرائض کو ادا کرنا نہیں بھولنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی مدد کے طلب کرنے سے کبھی ہمیں غافل نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس کے بغیر ہم دشمن سے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے اور یہ طاقت اتنی بڑی ہے کہ اس کا کوئی دنیاوی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کسی کی مدد کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے تو پھر وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ کوئی دنیاوی طاقت اس کی کامیابی کو روک نہیں سکتی کیونکہ خدا تعالیٰ کی مدد بہت وسیع ہے اور اس کی طاقتیں نہ ختم ہونے والی ہیں

دنیا کے ہر ملک اور ہر خطے میں بسنے والے احمدی کا کام ہے کہ کامل اطاعت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائیں اور اس کی مدد کے طالب ہوں

جماعت ایک مضبوط بندھن میں جڑی ہوئی ہے اور ہونی چاہئے۔ یہی جماعت کی خصوصیت ہے کیونکہ اس کے بغیر جماعت، جماعت نہیں رہ سکتی

ہر ایک کو دوسرے کے لئے دعائیں کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہر وقت ہر جگہ ہر احمدی کے شاملِ حال ہو اور جب ہماری یہ حالت ہوگی تو خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے حیرت انگیز نظارے ہم دیکھیں گے

میں دعا کے لئے دوبارہ یاد دہانی کرواتا ہوں۔ دنیا کے حالات جس تیزی سے بدل رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جماعت کی ترقی کا ذریعہ بنائے۔ یہ ترقی میں روک بننے والے نہ ہوں اور ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے اور اس کی مدد اور نصرت سے فیضیاب ہونے والے ہوں اور ہوتے چلے جائیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 نومبر 2014ء بمطابق 28 نبوت 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''استعانت کے متعلق یہ بات یاد رکھنا چاہئے کہ اصل استمداد کا حق اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے''۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 53۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یعنی تمہیں اپنے کاموں کی تکمیل کے لئے اگر کسی کی مدد کی ضرورت ہے تو وہ صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے جو حقیقی رنگ میں تمہاری مدد کر سکتی ہے، مدد کرنے کی طاقت رکھتی ہے اور مدد کرتی ہے۔ اور یہ بات اتنی اہم ہے کہ ایک حقیقی مومن کو ہر وقت اسے اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ چاہے وہ مدد اور استعانت کی کوشش ذاتی ضروریات کے لئے ہو یا جماعتی ضروریات کے لئے۔ لیکن عملاً ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی اہمیت کے باوجود اس طرف لوگوں کی عموماً نظر نہیں ہوتی۔ جتنی توجہ ہونی چاہئے وہ نہیں ہوتی۔ ہم میں سے اکثر ایسے ہیں جو بظاہر یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا، میری ضرورت پوری ہو گئی۔ لیکن اگر گہرائی سے جا کر وہ خود اپنے نفس کا جائزہ لیں تو اپنی ضرورتوں کو پوری کرنے کے مختلف ذرائع کو وہ اپنے کام مکمل ہونے یا ضرورت پوری ہونے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود نے ایک جگہ مثالیں دے کر ایسے مختلف مواقع بیان فرمائے ہیں جہاں انسان سمجھتا ہے کہ استعانت اور مدد مختلف لوگوں نے کی ہے۔ یا خود اپنے زورِ بازو سے اس نے اپنے مقصد کو حاصل کر لیا اور سب سے پہلی عموماً یہی حالت ہوتی ہے جب انسان سمجھتا ہے کہ میں اپنی ساری ضرورتیں خود پوری کر لوں گا اور اپنی طاقت، اپنے علم، اپنی عقل سے وہ ضرورتیں پوری کر بھی لیتا ہے اور وہ سمجھتا ہے دیکھو میں نے اپنی قابلیت اور طاقت اور قوت سے اپنے مسائل خود حل کر لئے۔ اس بات پر گھمنڈ اور فخر کرتا ہے کہ میں کسی سے مدد نہیں لیتا یا میں نے کسی سے مدد نہیں لی۔

لیکن بعض دفعہ ایسے حالات آ جاتے ہیں جب وہ اپنی ضرورتیں خود پوری نہیں کر سکتا اور اسے باہر کی مدد چاہئے ہوتی ہے۔ تب اس کی نظر اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کی طرف جاتی ہے۔ ان سے مدد لیتا ہے اور وہ اس کی مدد کر بھی دیتے ہیں۔ اس وقت اسے خیال آتا ہے کہ رشتہ داری بھی اچھی چیز ہے۔ اگر آج میرے یہ رشتہ دار نہ ہوتے تو میں اپنی ضرورتیں پوری نہیں کر سکتا۔

پھر بعض دفعہ یہ صورتحال پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان کے اہل و عیال، متعلقین، رشتہ دار اس کے کام نہیں کر سکتے یا اس کے کام نہیں آ سکتے یا نہیں کرتے تب وہ نظر دوڑاتا ہے تو اس کی نظر اپنے دوست احباب پر پڑتی ہے، ملنے والوں پر پڑتی ہے جو اس کے خیال میں اس کی مدد کر سکتے ہیں۔ ان سے مدد لیتا ہے۔ وہ مدد کر بھی دیتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ دوست احباب بھی اچھے ہوتے ہیں جو آڑے وقت میں کام آ جاتے ہیں۔

پھر ایک زمانہ ایسا بھی آتا ہے جب دوستوں کے پاس جائے تو وہ بھی اپنی مجبوریاں بتا دیتے ہیں۔ جائز مجبوریاں ہوں یا کسی سے جان چھڑانے کا بہانہ ہو۔ بہرحال وہ اس کے کام نہیں آ سکتے۔ بعض دفعہ ایسی صورتحال بھی ہوتی ہے کہ دوستوں کے بس میں وہ مدد ہوتی بھی نہیں کہ وہ کر نہیں سکتے۔ ان کی پہنچ سے وہ کام باہر ہوتا ہے۔ تو ایسے وقت میں وہ انسان بعض نظاموں کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اور وہ سلسلہ یا جماعت جس سے وہ تعلق رکھتا ہے وہ اس کی مدد کرتے ہیں اور جب اس کا کام ہو جاتا ہے، اس کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے بلکہ ضرورتیں پوری ہوتی رہتی ہیں تو اس کو خیال آتا ہے کہ

سلسلہ یا نظام یا جماعت سے جڑنا بھی اچھی چیز ہے اور اس وجہ سے سلسلہ یا جماعت سے اس کی وابستگی بڑھ جاتی ہے۔ بلکہ مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگوں کو اس وجہ سے ٹھوکر بھی لگ جاتی ہے کہ مَیں نے فلاں وقت جماعت سے مدد مانگی تھی اور مدد نہیں کی گئی۔ بہرحال یہ صحیح ہے کہ بعض لوگوں کی مرضی کے مطابق اگر کام ہوں تو تبھی یا ان کی مدد ہو تو وہی ان کی جماعت سے وابستگی بڑھانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔

پھر بعض انسانوں کی زندگی میں ایسے مواقع بھی آتے ہیں کہ ان کے اہل وعیال، رشتہ دار، دوست احباب حتی کہ بعض مجبوریوں اور پابندیوں کی وجہ سے نظام اور جماعت بھی کوئی مدد نہیں کرسکتی اور اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ اس وقت وہ حکومت جس سے وہ تعلق رکھتا ہے اس کے پاس جاتا ہے۔ حکومت اس کی مدد کرتی ہے۔ اس وقت ایسے انسان کے لئے حکومت ہی سب کچھ ہوتی ہے۔ باقی سب چیزیں پیچھے رہ جاتی ہیں۔ لیکن یوں بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک وقت میں حکومت بھی انسان کا ساتھ نہیں دیتی۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرے حقوق مجھے نہیں مل رہے۔ انصاف سے کام نہیں لیا جارہا۔ تو پھر وہ ان لوگوں کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے جو انسانی ہمدردی کے تحت کام کرتے ہیں اور پھر یہ انسانی ہمدردی رکھنے والے اس کے کام آ بھی جاتے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی ایک رَو پیدا ہوتی ہے جو کئی ممالک یا دنیا تک پھیل جاتی ہے اور اس انسانی ہمدردی کی وجہ سے وہ انسان یا وہ گروہ یا وہ چند لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں، اپنے مقصد کو پالیتے ہیں۔ تب وہ سمجھتے ہیں یا اگر ایک انسان ہے تو سمجھتا ہے کہ تمام دنیا مل کر یا دنیا کی انسانی ہمدردی کی تنظیمیں مل کر اس کے کام آئی ہیں، اَور کوئی اس کے کام نہیں آسکا اور اگر یہ کام نہ آتیں تو وہ اپنے حقوق اور انصاف کو حاصل کرنے سے محروم رہ جاتا۔

پس اس دنیاوی رشتے کو جو انسانی ہمدردی کے نام پر اس کے حق دلانے میں مددگار ہو اوہ سب کچھ سمجھتا ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 12 صفحہ 120-119)

آجکل تو انسانی حقوق کی تنظیمیں ملکی اور بین الاقوامی سطح پر قائم ہیں اور کام کر رہی ہیں اور حقوق کے لئے دنیاوی حکومتوں سے جنگیں بھی لڑتی ہیں، قانونی جنگیں لڑتی ہیں، بین الاقوامی دباؤ ڈالنے کی کوشش کرتی ہیں۔ بعض بہت اچھا کام بھی کر رہی ہیں اور مشکل میں گرفتار لوگوں کی مدد بھی کرتی ہیں۔

لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ جب نہ اپنی کوششیں اور تدبیریں کام آتی ہیں نہ رشتہ دار کام آتے ہیں، نہ دوست احباب کام آتے ہیں، نہ قوم یا نظام کام آتا ہے، نہ حکومت اور انسانی ہمدردی کی تنظیمیں کامیابی کا ذریعہ بنتی ہیں یا ان میں اسے کامیابی حاصل کرنا ممکن نظر آتا ہے۔ لیکن پھر بھی اگر کوئی انسان ان سب چیزوں کے باوجود اپنے مقصد کو حاصل کر لے، اسے کامیابی حاصل ہو جائے تو وہ سمجھتا ہے کہ میری کامیابی یقیناً کسی غیبی مدد سے ہوئی ہے اور جتنا کسی کو غیبی مدد کا یقین ہوتا ہے اتنا ہی وہ اپنی کامیابی کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔

انسانی ہمدردی کی تنظیموں کا ذکر ہوا تو اس بارے میں تو آجکل احمدیوں کو تو کافی علم ہے۔ مختلف ممالک میں جو اسائلم کے لئے احمدی پھنسے ہوئے ہیں، انتظار میں بیٹھے ہیں۔ کئی ایسی تنظیمیں ہیں بلکہ ایک بڑی تنظیم جو یونائیٹڈ نیشن کی قائم کردہ ہے وہ بھی ہمدردی کی کوشش کرتی ہے لیکن حکومتیں ان کی بھی بات نہیں مانتیں۔ بعض دفعہ ایسے بھی حالات پیدا ہوتے ہیں۔ تو بہرحال جب سارے ایسے حالات پیدا ہو جائیں اور کام بھی ہو جائیں تو انسان سمجھتا ہے کہ کسی غیبی ہستی نے میری مدد کی ہے اور اگر اس کو خدا پہ یقین ہے تو پھر وہ خیال کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرا کام کیا ہے۔ لیکن اگر انسان خدا تعالیٰ پر کامل یقین رکھتا ہو اور یہ بات سمجھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی استمداد کا حق رکھتا ہے، مدد کرتا ہے، مدد دے سکتا ہے تو وہ اس کام کی کامیابی کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرے گا جو کسی بیرونی مدد کے ذریعے اس نے تکمیل تک پہنچایا اور اس حقیقت کو بھی جانتا ہوگا کہ رشتہ داروں، دوستوں، نظام، قوم، حکومت یا انسانی ہمدردی کی تنظیمیں جنہوں نے بھی اس کی مدد کی وہ سب مدد بھی اصل میں خدا تعالیٰ نے ہی کی تھی۔ اور ان تمام ظاہری مددوں کے پیچھے خدا تعالیٰ کا طاقتور ہاتھ تھا۔ لیکن جو لوگ خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق نہیں رکھتے وہ دنیاوی ذرائع کو سب کچھ سمجھتے رہتے ہیں اور انہی کی طرف ان کی توجہ رہتی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف نظر نہیں اٹھتی۔ لیکن جب یہ تمام ذرائع ناکام ہو جاتے ہیں پھر خدا تعالیٰ یاد آتا ہے۔ کیونکہ اب خدا تعالیٰ کی یاد آنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ تمام دنیاوی ذرائع جو تھے وہ استعمال ہو گئے۔ تب وہ کہتا ہے کہ یا اللہ! تُو ہی مدد کرے تو یہ کام ہوگا۔ سب طاقتوں کا مالک تُو ہی ہے۔ سب تعریفیں تیری ذات کی ہی ہیں۔ پس یہ اس بات کی بھی دلیل ہے اور یہ بات اس طرف بھی اشارہ کر رہی ہے کہ کوئی بڑی سے بڑی تدبیر یا حکومت اور تنظیم ایک محدود طاقت رکھتی ہے اور یہ سب دنیاوی طاقتیں اور تدبیریں ایک حد کے بعد ناکارہ اور بے فائدہ ہو جاتی ہیں۔

مَیں نے ابھی کہا تھا کہ جو لوگ خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق نہیں رکھتے وہ پہلے تو دنیاوی سہاروں کو بہت کچھ سمجھتے ہیں لیکن جب یہ سہارے ناکام ہو جاتے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ کی طرف دیکھتے ہیں۔ لیکن صرف خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق رکھنے والوں کی بات نہیں ہے بلکہ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ ایسی مایوسی کی حالت میں دہریہ اور مشرک بھی بے اختیار ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ (-) (بنی اسرائیل:68) یعنی (-) اور جب تمہیں سمندر میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے سوا ہر وہ ذات جسے تم بلاتے ہو ساتھ چھوڑ جاتی ہے اور پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچا کر لے جاتا ہے تو اس سے اعراض کرتے ہو اور انسان بہت ہی ناشکرا ہے۔

پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ طوفانوں اور مشکلات میں تو خدا تعالیٰ کو پکارنے لگ جاتے ہو اور جب نجات ہو جائے تو بھول جاتے ہو۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ مشکل وقت میں نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں اور دوسرے سارے مددگاروں کو بھول جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اگر ان کو اس مشکل سے، اس مشکل وقت سے نجات مل جائے تو وہ ہمیشہ خدا ہی کو مدد کا ذریعہ سمجھیں گے، اسے ہی پکاریں گے۔ لیکن خطرہ کے ختم ہوتے ہی دنیا داری، تکبر اور فخر دوبارہ ان میں پیدا ہو جاتا ہے۔ پس انسان انتہائی ناشکرا اور خودغرض ہے۔ دیکھیں اللہ تعالیٰ کا رحم کس قدر وسیع ہے کہ باوجود یہ علم ہونے کے کہ خشکی پر پہنچ کر یہ خدا تعالیٰ سے بغاوت کریں گے، پھر دُور ہٹ جائیں گے۔ ان کی عاجزی اور انکسار اور دعا اور اضطرار جو ہے یہ عارضی ہے۔ ان کی پھر بھی ان کی اضطرار کی حالت کی دعاؤں کو سنتے ہوئے انہیں بچا لیتا ہے۔ پھر بھی لوگ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نعوذ باللہ ظالم ہے۔

حضرت مصلح موعود نے ایسے لوگوں کے بارے میں ایک واقعہ بیان کیا ہے جو خدا کو نہیں مانتے لیکن مشکل وقت میں ان کے منہ سے خدا کا ہی نام نکلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں جب حضرت مسیح موعود نے زلزلہ کی پیشگوئی فرمائی اور بڑا زلزلہ آیا۔ اس وقت لاہور میڈیکل کالج کا ایک طالبعلم جو ہر روز اپنے ساتھی طالبعلموں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں بحث کیا کرتا تھا بلکہ استہزاء کی حد تک چلا جاتا تھا۔ زلزلہ کے دوران وہ جس کمرے میں تھا اسے محسوس ہوا کہ کمرے کی چھت گرنے والی ہے اور یہ یقین ہو گیا کہ اب کوئی طاقت اسے گرنے سے یعنی چھت کو گرنے سے بچا نہیں سکتی تو کیونکہ وہ ہندو خاندان سے تھا، اس کے منہ سے بے اختیار رام رام نکل گیا۔ اگلے دن اس کے دوستوں نے پوچھا کہ تمہیں اس وقت کیا ہو گیا تھا؟ تم تو خدا کو مانتے ہی نہیں۔ تو اس حالت میں رام رام کا شور تم نے مچا دیا۔ ہندوؤں کے نزدیک رام خدا تعالیٰ کے لئے بولا جاتا ہے۔ تو کہنے لگا کہ پتا نہیں مجھے کیا ہوا تھا، میری عقل ماری گئی تھی۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ اس وقت ہی اس کی عقل نے کام کیا اور جب تمام دنیاوی سہارے اس کی نظروں سے چھپ گئے، اوجھل ہو گئے تو اسے ایک ہی سہارا نظر آیا جو سب طاقتوں کا مالک ہے۔ اسے خدا تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کوئی اور مددگار دکھائی نہیں دیا۔

پس جب تک انسان کو دوسرے ذرائع نظر آتے ہیں ان سے کام بنتا رہتا ہے وہ ان کی طرف توجہ دیتا رہتا ہے۔ جب تک وہ دوسرے اسباب نظر آتے رہیں وہ ان اسباب کی، ان ذرائع کی خوشامدیں کرنے میں لگا رہتا ہے۔ کام کروانے کے لئے بلاوجہ خوشامد کو انتہا تک پہنچانے کے لئے دوسروں کی برائیاں بھی کرتا رہتا ہے۔ ایک گناہ کے بعد دوسرا گناہ کرتا چلا جاتا ہے۔ لیکن جب کوئی نظر نہ آئے تو خدا تعالیٰ کو پکارتا ہے۔ جب سب طرف سے مایوس ہو جائے، کوئی ظاہری وسیلہ کام نہ کر سکے تو پھر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے، اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے، اس کے سامنے اضطرار ظاہر کرتا ہے۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ حضرت مصلح موعود جنگ عظیم اول کا سنایا کرتے تھے بلکہ خود بھی فرمایا کہ میں کئی مرتبہ یہ سنا چکا ہوں کہ ایسی حالت میں جب دہریہ بھی خدا تعالیٰ پر ایمان لے آتے ہیں۔

واقعہ یوں ہے کہ پہلی جنگ عظیم میں 1918ء میں جرمنی نے اپنی تمام طاقت جمع کر کے اتحادی فوجوں پر حملہ کر دیا۔ تو اس وقت انگریز فوجوں پر یا اتحادی فوجوں پر ایک ایسا وقت آیا کہ کوئی صورت ان کے بچاؤ کی نہیں تھی۔ سات میل لمبی دفاعی لائن ختم ہوگئی۔ فوج کا کچھ حصہ ایک طرف سمٹ گیا، کچھ حصہ دوسری طرف سمٹ گیا۔ اور اس میں اتنا خلاء پیدا ہو گیا کہ جرمن فوجیں بیچ میں سے آسانی سے گزر کر پچھلی طرف سے آ کے حملہ کرسکتی تھیں اور انگریز فوج کو تباہ کرسکتی تھیں۔ اس وقت محاذ پر جو جنرل تھا اس نے کمانڈر انچیف کو اطلاع دی کہ میرے پاس اتنی فوج نہیں ہے۔ یہ صورتحال پیدا ہو چکی ہے۔ اس ٹوٹی ہوئی صف کو درست کرنا اب میرے بس میں نہیں رہا۔ یہ ایسا وقت تھا کہ وہ سمجھتے تھے کہ آج ہماری فوج تباہ ہو جائے گی اور انگلستان اور فرانس کا نام ونشان مٹ جائے گا۔ ایسے وقت میں جب وہاں کمانڈر کی تار پہنچی ہے، انتہائی بے بسی کی حالت کی تار کہ بس اب تباہی آئی کہ آئی۔ تو جب کمانڈر کی یہ تار پہنچی تو اس وقت وزیراعظم وزراء کے ساتھ میٹنگ میں بیٹھا تھا۔ کوئی اہم مشورہ ہو رہا تھا۔ اس وقت جب اطلاع پہنچی تو وزیراعظم کر ہی کیا سکتا تھا۔ ایک تو کوئی زائد فوج موجود نہیں تھی اور اگر ہوتی بھی تو اتنی جلدی اس جگہ فوج بھیجی نہیں جاسکتی تھی۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یورپ کا مذہب بیشک عیسائیت ہے لیکن اگر اسے اندر سے دیکھا جائے، چھان بین کی جائے تو بالکل کھوکھلا ہے اور عملاً لوگوں کی اکثریت مادہ پرست اور دہریہ ہیں۔ اور اس زمانہ میں تو اسّی فیصد عملاً دہریہ ہونے کا اعلان بھی کرتے ہیں۔ لیکن بہرحال اس وقت وہ مادہ پرست یورپ جس کی نگاہ عموماً خدا تعالیٰ کی طرف نہیں اٹھتی تھی، اپنے وسائل پر ان کو بڑا گھمنڈ اور مان تھا اور ایسا طبقہ جو حکومت کر رہا ہو اسے تو ویسے بھی اپنی طاقت اور قوت پر بڑا گھمنڈ ہوتا ہے۔ ان میں خدا تعالیٰ کا خانہ صرف نام کا ہی ہوتا ہے۔ تو ان کے اس وقت سب سے بڑے لیڈر، سردار نے جو اپنی طاقت اور قوت اور شان و شوکت کے فخر میں مست رہتا تھا اور ان کو یقین تھا کہ ہماری اتحادی فوجیں ہیں اب ہم جیت جائیں گے، اس نے بھی محسوس کیا کہ اس وقت کوئی ظاہری مدد نہیں ہوسکتی جو ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا سکے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور کہا کہ آؤ ہم خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہماری مدد کرے۔ چنانچہ سب گھٹنوں کے بل جھک کر دعا کرنے لگے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ کیا تعجب ہے کہ وہ اس دعا کے نتیجہ میں ہی اس تباہی سے بچ گئے ہوں۔

پس جیسا کہ مَیں نے یہ آیت پڑھی ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مشکل وقت میں ہر دوسری ذات تمہارا ساتھ چھوڑ جاتی ہے صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو ساتھ رہتی ہے، جو کام آتی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اضطرار میں کی گئی جو دعائیں ہیں وہ قبول ہوتی ہیں چاہے دہریہ بھی دعا مانگ رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ دہریوں کو بھی اپنی ہستی کا ثبوت دینے کے لئے بعض دفعہ نشان دکھاتا ہے۔ اگر اس کی قسمت میں ہو تو وہ نشان ہی اس کی عاقبت سنوارنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور آجکل بھی ایسے کئی واقعات ہوتے ہیں کہ دہریہ کسی نشان کو دیکھ کر خدا تعالیٰ پر یقین لے آتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی کسی نبی یا اس کی جماعت کا مقابلہ کرے اور پھر چاہے وہ جتنی بھی اضطرار کی حالت میں دعائیں کر رہا ہو پھر وہ قبول نہیں ہوتیں کیونکہ یہ دعا اللہ تعالیٰ کی اس تقدیر کے خلاف ہے جس نے ہو کر رہنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کے انبیاء نے کامیاب ہونا ہے۔ بہرحال جرمنی اور انگلستان کی لڑائی میں تو دونوں فریق ایک ہی جیسے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک کی عاجزی سے کی گئی دعا کو سن لیا اور ایسے سامان پیدا ہوئے کہ جرمن فوج کو خبر نہ ہوسکی کہ ان کے سامنے کی صف ٹوٹ چکی ہے۔ اس وجہ سے انہوں نے اس صف کے ٹوٹے ہوئے ہونے سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اس کا مزید یہ بھی واقعہ ہے کہ اس وقت صرف یہ نہیں ہوا تھا کہ جرمنوں کو پتا نہیں چلا اس لئے جنگ کا پانسا ان کے حق میں نہیں پلٹا بلکہ کمانڈر انچیف نے ایک افسر کو بلا کر کہا جس پر اس کو یقین تھا کہ یہ بڑے کام کا آدمی ہے اور کوئی نہ کوئی تدبیر نکال لے گا کہ مجھ سے زیادہ سوال نہ کرنا۔ میدان جنگ کی یہ صورتحال ہے۔ وہاں فوج کوئی نہیں ہے۔ صف ٹوٹ چکی ہے۔ راستہ خالی ہے۔ اب جاؤ اور کوئی انتظام کرو کہ عارضی طور پر کسی طرح کوئی صف بندی ہو جائے۔ وہ افسر بجائے اس کے کہ کمانڈر انچیف سے یہ سوال کرتا کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ یہ صف جوڑی جاسکے جب کہ فوجیں اِدھر اُدھر ہو چکی ہیں اور کوئی ذریعہ نہیں، اپنی گاڑی میں بیٹھا۔ سیدھا اس جگہ گیا جہاں غیر فوجی کارکن فوج کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کام کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ وہاں گیا اور اس نے ان کو جمع کیا اور کہنے لگا کہ تمہیں ملک کی خدمت کا بڑا شوق ہوتا تھا اور فوج کو لڑتا دیکھ کر تمہارے جذبات بھی بھڑکتے تھے، دل میں تمنا پیدا ہوتی تھی کہ ہم بھی ملک اور قوم کے کام آسکیں تو آؤ آج موقع ہے۔ آگے بڑھو اور صف بندی کرو۔ جو تھوڑا بہت اسلحہ تھا انہیں دیا۔ وہ ہزاروں کی تعداد میں جو کارکن تھے ان کو لے گیا اور وہاں کھڑا کر دیا۔ اور بہرحال اس طرح چوبیس گھنٹے گزر گئے اور اس عرصہ میں دوسرے علاقے سے فوج سمٹ کر وہاں پہنچ گئی۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 12 صفحہ 120 تا 122)

تو بہرحال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ دنیا دار لوگ بھی مشکل وقت میں جب کوئی سہارا نظر نہ آ رہا ہو تو خدا تعالیٰ کے سہارے کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تدبیر تو اپنی جگہ ہے، جو ہوتی ہے۔ تو وہ لوگ جو مادہ پرست ہیں جب ایسے نظارے دکھاتے ہیں تو جن لوگوں کا دعویٰ اور اوڑھنا بچھونا ہی خدا تعالیٰ کی طرف نظر رکھنے کا ہے اور ہونا چاہئے ان کو کس قدر اس بات کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ ہماری نظر ہر وقت خدا تعالیٰ کی طرف رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لئے یہ دعا سکھائی ہے جو ہر نماز میں پڑھنے کا حکم ہے اور ہر رکعت میں پڑھنے کا حکم ہے تاکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہماری نظر نہ ہٹے۔ کبھی ہم دنیاوی سہاروں کی طرف نظر نہ رکھیں۔ کبھی ہم پہلے یہ نہ سوچیں کہ دنیاوی سہاروں کی طرف پہلے رجوع کرو اور خدا تعالیٰ کی طرف بعد میں۔ ہاں ظاہری تدبیر کا بیشک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کرو اور کرنی چاہئے۔ لیکن توکّل جو ہے خدا تعالیٰ کی ذات پر ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ جب سمندر کے طوفان میں پھنس گئے تو خدا تعالیٰ کو پکارنا شروع کر دیا۔ جب صفیں ٹوٹ گئیں تو پھر خدا یاد آیا۔ بلکہ ہر نماز کی ہر رکعت میں یہ دعا سکھا کر خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ میری طرف اور صرف میری طرف تمہاری نظر ہونی چاہئے اور یہ دعا ہے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ (-) (الفاتحہ: 5) ایک لمبی حدیث ہے، اس میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ کہتا ہے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ (-) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے اور میرے بندے نے جو کچھ مانگا ہے میں اسے دوں گا۔

(صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ......حدیث نمبر 878)

پس کیا یہ (مومنوں) کی خوش قسمتی نہیں کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کی قبولیت کی ضمانت دیتا ہے۔ لیکن یہ مستقل ضمانت اس وقت بنتی ہے جب عبادت کی طرف اور خالص ہو کر عبادت کی طرف مستقل نظر رہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا صرف مشکل وقت میں گرفتار ہو کر وہ دعا نہ ہو۔ یہ تو دہریہ بھی کر لیتے ہیں۔ ایسی دعا نہیں ہونی چاہئے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم احمدی ہیں اور ہم نے زمانے کے امام کے ہاتھ پر عہدِ بیعت کیا ہے۔ ہم نے اپنے ہر قول و فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کا عہد کیا ہے۔ ہم نے عُسر اور یُسر، تنگی اور آسائش میں خدا تعالیٰ سے ہی مدد مانگنے اور غیر اللہ سے بیزاری کا عہد کیا ہے۔ ہمیں اپنے عہد نبھانے کے لئے کس قدر اِیَّاکَ نَعۡبُدُ (-) کے مضمون کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے ڈوبتے ہوئے دہریہ کی طرح خدا تعالیٰ کو نہیں پکارنا۔ ہم نے اعلیٰ معراج حاصل کرنے والے مومنین کی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت اور استعانت کا ادراک حاصل کر کے اس پر عمل کرنا ہے۔ جس کا دعویٰ ہے کہ ہماری ساری قوت ہماری ساری طاقت اور ہمارا اکمل سہارا خدا تعالیٰ کے سامنے خدا تعالیٰ کے آگے جھک جانے میں ہے۔ **ہمیں جائزہ لینا چاہئے کہ ہم نے اس کے لئے کیا کرنا ہے اور کیا کر رہے ہیں۔ کیا ہماری عبادتیں اور ہماری خدا تعالیٰ سے مدد کی پکار کا وہ معیار ہے جو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے معیار کے مطابق ہے؟ یا روزانہ بتیس مرتبہ فرض نمازوں میں طوطے کی طرح اِیَّاکَ نَعۡبُدُ (-) کو دھراتے ہیں اور بس کام ختم ہو جاتا ہے۔**

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم کمزور ہیں اور ہمارا دشمن بہت طاقتور ہے۔ ہمارے پاس دشمن کے

مقابلے کے لئے نہ کوئی دنیاوی طاقت ہے، نہ وسائل ہیں، نہ کسی بھی قسم کا ذریعہ ہے۔ پس ایسے حالات میں ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کے سامنے جھک جائیں اور اِیَّاکَ نَعْبُدُ (-) کی روح کو سمجھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دَر کے ہو جائیں۔ آج دنیا میں شیطانی حملے کی انتہا ہوئی ہوئی ہے۔ ہر جگہ ہمارے راستے میں مشکلات کھڑی کی جا رہی ہیں۔ (-) کہلانے والے بھی ہماری دشمنی میں بڑھ رہے ہیں کہ ہم نے زمانے کے امام کو کیوں مانا اور غیر بھی حسد میں بڑھ رہے ہیں کہ جماعت دنیا کی توجہ اپنی طرف کھینچنے والی بن رہی ہے اور اس حسد کی ایک ہلکی سی جھلک گزشتہ دنوں جرمنی میں مختلف ذرائع سے میڈیا کی جماعت مخالفت میں بھی نظر آتی ہے۔ یقیناً یہ حسد اور مخالفت کی آگیں اپنی آگ میں خود جل جائیں گی۔ انشاء اللہ۔ لیکن ہمیں اپنے فرائض کو ادا کرنا نہیں بھولنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی مدد کے طلب کرنے سے کبھی ہمیں غافل نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس کے بغیر ہم دشمن سے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے اور یہ طاقت اتنی بڑی ہے کہ اس کا کوئی دنیاوی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کسی کی مدد کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے تو پھر وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ کوئی دنیاوی طاقت اس کی کامیابی کو روک نہیں سکتی کیونکہ خدا تعالیٰ کی مدد بہت وسیع ہے اور اس کی طاقتیں نہ ختم ہونے والی ہیں۔ نہ اللہ تعالیٰ کی ذات محدود ہے، نہ اس کی صفات محدود ہیں۔ پس اس کے آگے جھکنا ہر احمدی کا کام ہے اور اس سے مدد چاہنا ہی ہر احمدی کا کام ہے۔ یہ کام صرف پاکستان کے احمدیوں کا نہیں ہے کہ وہ تو بہت زیادہ مشکلات میں گرفتار ہیں یا بعض مسلمان ممالک میں رہنے والے احمدیوں کا نہیں ہے بلکہ دنیا کے ہر ملک اور ہر خطے میں بسنے والے احمدی کا کام ہے کہ کامل اطاعت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائیں اور اس کی مدد کے طالب ہوں۔ جماعت ایک مضبوط بندھن میں جڑی ہوئی ہے اور ہونی چاہئے۔ یہی جماعت کی خصوصیت ہے کیونکہ اس کے بغیر جماعت، جماعت نہیں رہ سکتی۔ ہر ایک کو دوسرے کے لئے دعائیں کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہر وقت ہر جگہ ہر احمدی کے شامل حال ہو۔ اور جب ہماری یہ حالت ہو گی تو خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے حیرت انگیز نظارے ہم دیکھیں گے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پروا نہیں کرتا۔“ (ملفوظات جلد 10 صفحہ 137۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس کثرت اور بار بار کی دعا ہماری کامیابیوں کا راز ہے۔ اس طرف ہمیں بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں کہ جو مشکلات بھی ہمیں درپیش ہیں خواہ وہ کسی گروہ کی کھڑی کی ہوئی ہیں یا حکومتوں کی کھڑی کی ہوئی ہیں یا حاسدین نے معاشرے میں فساد پیدا کرنے کے لئے کھڑی کی ہیں، اس کے لئے چاہے میڈیا کو استعمال کیا گیا ہے یا کوئی اور ذریعہ استعمال کیا گیا ہے یا جو لوگ اس کام میں مصروف ہیں کہ جماعت کی عزت پر کیچڑ اچھالا جائے اُن سب کے خلاف اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور ہم کسی اور سے مدد کی امید رکھتے بھی نہیں ہیں، نہ رکھ سکتے ہیں۔ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اگر ہمارے قصوروں نے اس اللہ تعالیٰ کی نصرت کو پیچھے ڈال دیا ہے تو ہم پر رحم کرتے ہوئے ہمیں معاف فرما اور اپنی ناراضگی کی حالت سے ہمیں نکال کر ہمیں ان لوگوں میں شامل کر لے جن پر تیرے فضلوں اور انعاموں کی بارش ہر وقت ہوتی ہے اور جن کو اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ (-) کا حقیقی فہم و ادراک حاصل ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

”دیکھو اللہ تعالیٰ نے اِیَّاکَ نَعْبُدُ کی تعلیم دی ہے۔ اب ممکن تھا کہ انسان اپنی قوت پر بھروسہ کر لیتا اور خدا سے دُور ہو جاتا۔ اس لئے ساتھ ہی اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی تعلیم دے دی کہ یہ مت سمجھو کہ یہ عبادت جو میں کرتا ہوں اپنی قوت اور طاقت سے کرتا ہوں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہو سکتا“۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 422۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس اہم حقیقت کو بھی ہمیں ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس اہم مضمون کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میں دعا کے لئے دوبارہ یاد دہانی کرواتا ہوں۔ دنیا کے حالات جس تیزی سے بدل رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جماعت کی ترقی کا ذریعہ بنائے۔ یہ ترقی میں روک بننے والے نہ ہوں اور ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے اور اس کی مدد اور نصرت سے فیضیاب ہونے والے ہوں اور ہوتے چلے جائیں۔

مکرم ناصر الدین بلوچ صاحب

مکرم رانا خورشید اختر صاحب کا ذکر خیر

ہمیں اپنی زندگی میں بہت سے ہمسایوں سے واسطہ رہتا ہے، یہ محلّہ میں ساتھ رہنے والے رہائشی ہوں، کلاس فیلوز ہوں، دفتر میں ساتھ کام کرنے والے ہوں یا بازار میں ساتھ ہمسایہ دکاندار ہوں لیکن ان میں سے چند ایسے ہوتے ہیں جو اپنے اچھے اخلاق، اعلیٰ کردار اور پرخلوص محبت کی وجہ سے ہمیشہ ہمیں یاد رہتے ہیں اور ہمیں ان سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

ایسے ہی ایک خوش نصیب ہمارے ہمسایہ دکاندار رانا خورشید اختر صاحب تھے جو 11 جون 2014ء کو چند دن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل رہنے کے بعد اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔

آپ 1974ء کے مظالم کے امتحان میں سے گزرنے والے گوجرانوالہ کے خوش نصیبوں میں سے ایک تھے۔ میں نے خوش نصیب کا لفظ اس لئے استعمال کیا ہے کہ میرے والد صاحب کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ 1974ء میں جتنے بھی احمدی اپنی جائیدادیں لٹا کر ٹرینوں یا بسوں کے ذریعہ صرف کپڑے کی گٹھڑیوں اور جوتیوں کے ایک جوڑے کے ساتھ ربوہ آئے تھے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ ان کی گٹھڑیوں کو کوٹھیوں اور جوتیوں کو گاڑیوں میں تبدیل کر دیا ہے۔

رانا خورشید اختر صاحب ایک خوش لباس، دور اندیش سوچ کے مالک اور دلآویز مسکراہٹ کے حامل پُر وقار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کے چہرے پر ہمیشہ ایک ہلکی سی مسکراہٹ رہتی تھی۔ میں پہلے سمجھتا تھا کہ ماشاء اللہ آپ پر اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضل ہیں جو اس مسکراہٹ اور پرسکون چہرہ کی وجہ ہیں لیکن آپ کے بیٹے نے مجھے بتایا کہ جب ہم 1974ء میں ربوہ آ کر ایک کمرہ میں رہائش پذیر تھے تب بھی والد صاحب یونہی متبسم چہرہ کے مالک تھے اور زندگی کا کوئی امتحان بھی ان کی مسکراہٹ کو چھین نہیں سکا۔ دس سال قبل جب آپ کے ان دو بیٹوں کو جن پر آپ کے تمام کاروبار کا انحصار تھا صرف مذہبی عناد کی وجہ سے ایک جھوٹا مقدمہ بنا کر جھنگ جیل بھیج دیا گیا تو آپ ذرا بھی پریشان نہ ہوئے بلکہ اس بات پر خوش تھے کہ ان کے دو بیٹوں کو اسیرانِ راہِ مولیٰ ہونے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دونوں بیٹے چند دنوں کے بعد رہائی پا کر گھر واپس آ گئے۔

آپ روزانہ شام کو اپنی دکان واقع اقصیٰ روڈ کے سامنے کرسی پر تشریف رکھتے اور میں جب بھی وہاں سے گزرتا آپ سے ضرور سلام کرتا اور اس کی خاص وجہ آپ کی پرخلوص محبت تھی۔ آپ میرا حال پوچھتے، میرے والد صاحب جو بہت ضعیف ہیں کا حال پوچھتے اور کاروبار کی صورتحال پوچھتے۔

بہت سے احباب کو اس بات کا تجربہ ہے کہ جب بھی آپ سے کوئی ملتا آپ ضرور پنجابی میں کوئی ایسی بات کر جاتے جس سے محفل کشتِ زعفراں بن جاتی

آپ دور اندیش سوچ کے حامل تھے اور اس سوچ میں ہمدردانہ رنگ رکھتے ہوئے اپنوں اور غیروں کو ہمیشہ فیض پہنچانے کی کوشش کرتے۔

میں نے اکثر دیکھا کہ اگر کوئی ہمسایہ دکاندار اپنی کم علمی کی وجہ سے کوئی ایسا قدم اٹھانے لگتا جو اس کے کاروبار کو متاثر کر سکتا تھا تو آپ بڑے احسن رنگ میں اسے سمجھاتے اور ایسا مشورہ دیتے جو اس کے لئے بہت فائدہ مند ہوتا۔

آپ نے اپنی تمام اولاد کی تربیت بہت احسن رنگ میں کی۔ پاکستان میں رہنے والے بچوں کے کاروبار سیٹل کرنے، دوسرے بچوں کو بیرونِ ملک بھجوانے میں، ان کے اچھے خاندانوں میں رشتے ہونے میں آپ کی دور اندیش اور پرفراست سوچ کا بہت عمل دخل تھا۔ آپ کو اپنے اہل و عیال سے بہت پیار تھا اور آپ کا خاندان بھی آپ سے بہت پیار کرتا تھا۔ آپ نے اپنی بہوؤں کو بھی بیٹیوں کی طرح پیار دیا اور آپ کی بہوؤں نے بھی خواہ پاکستان میں ہوں یا بیرون ملک آپ کی والد کی طرح خدمت کی اور پوتے پوتیوں نے بھی آپ کی خدمت کو سعادت سمجھا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو گھر بھی اچھا عطا کیا اور گھر کے مکیں بھی بہت پیار کرنے والے ملے۔ آپ کے تمام بیٹے ہمیشہ آپ کی دل سے اطاعت کرتے اور ہر بات مانتے اور آپ 11 جون 2014ء کو اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ میں نے آپ کے بیٹوں کو جو ماشاء اللہ خود اہل و عیال والے ہیں آپ کی وفات پر یوں غمگین دیکھا جیسے کوئی باپ اپنے بچوں کو ان کے بچپن میں چھوڑ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9 جنوری 2015ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز مغرب درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ سیدہ شیریں تاج صاحبہ

مکرمہ سیدہ شیریں تاج صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد احمد شاہ صاحب مرحوم اپرچم یوکے مورخہ 29 دسمبر 2014ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ حضرت سید پیر حاجی احمد صاحب ہوشیار پوری کی بہو تھیں۔ آپ مانسہرہ کے نزدیکی گاؤں میں ایک مولوی گھرانہ میں پیدا ہوئیں اور غالباً اس علاقہ میں احمدیت قبول کرنے والی پہلی خاتون تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو، چندوں میں باقاعدہ، بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے بیٹے مکرم سید ناصر آفتاب صاحب دفتر وکالت مال لندن میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

مکرم آفتاب احمد صاحب

مکرم آفتاب احمد صاحب ویسٹ کرائیڈن یوکے مورخہ 6 جنوری 2014ء کو مختصر علالت کے بعد 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ کے پوتے اور حضرت ڈاکٹر عبدالحمید چغتائی صاحب کے بیٹے تھے۔ پاکستان ریلوے میں ملازم تھے اور 2 سال قبل ہی یوکے آئے تھے۔ آپ نمازوں کے پابند، دیندار، خوش مزاج، چندہ جات میں باقاعدہ خلافت کے ساتھ محبت رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے ایک بیٹے کرائیڈن جماعت میں جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ

مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ناصر الدین صاحب مرحوم واقف زندگی ربوہ مورخہ 2 نومبر 2014ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب محقق مرحوم کی ہمشیرہ تھیں۔ بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ نے شادی کے فوراً بعد نظام وصیت میں شمولیت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم عبدالرزاق صاحب

مکرم عبدالرزاق صاحب ابن مکرم صوفی عبدالکریم صاحب مرحوم ہمبرگ جرمنی مورخہ 24 نومبر کو 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ ماسٹر اللہ دتہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور مکرم شیخ خادم حسین صاحب مرحوم استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کے داماد تھے۔ 35 سال جرمنی کے شہر نیورن برگ میں رہے جہاں دعوت الی اللہ کی سرگرمیوں میں شامل ہوتے تھے۔ مرحوم بہت اچھے اور پر جوش داعی الی اللہ تھے۔ آپ اپنے ریجن بائرن میں بنگلہ ڈیسک کے انچارج بھی رہے۔ گزشتہ 3 سال سے ہمبرگ میں مقیم تھے جہاں آپ کو زعیم انصاراللہ اور سیکرٹری تربیت کی حیثیت سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ نظام جماعت کے ساتھ بہت ہی تعاون اور اخلاص کا تعلق رکھتے تھے۔ پاکستان کی نیشنل باسکٹ بال ٹیم میں بھی شامل رہے۔ آپ نہایت سادہ مزاج، بہادر، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ، نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ ھبہ تسلیم صاحبہ

مکرمہ ھبہ تسلیم صاحبہ اہلیہ مکرم تسلیم عارف احمد صاحب جاپان مورخہ 23 نومبر 2014ء کو 22 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ ڈیڑھ سال قبل شادی ہوئی اور گزشتہ ایک سال سے اپنے شوہر کے ساتھ جاپان میں مقیم تھیں۔ 2006ء میں مخالفین احمدیت کی ایک سازش کے نتیجہ میں 10 دن تک آپ کو اپنے والدین کے ہمراہ جدہ میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ والدین، ایک بہن اور ایک بھائی سوگوار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

تقریب آمین

مکرم خالد احمد ظفر صاحب معلم وقف جدید بھلیر ضلع قصور تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 8 جنوری 2015ء کو جماعت احمدیہ بھلیر ضلع قصور میں 4 بچوں نفیسہ اعظم بنت مکرم محمد اعظم صاحب، سمیرا ذوالفقار بنت مکرم ذوالفقار علی صاحب، شمائلہ غفار بنت مکرم عبدالغفار صاحب مرحوم اور اقراء اشرف بنت مکرم محمد اشرف صاحب کے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے اور 2 بچوں فریاد احمد ابن مکرم ظہور احمد صاحب اور سجیلہ داؤد بنت مکرم داؤد احمد صاحب کے ترجمۃ القرآن کا دور مکمل کرنے پر تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مکرم لیاقت علی صاحب صدر جماعت نے تمام بچوں سے قرآن کریم سنا۔ بچوں کو ترجمہ اور ناظرہ قرآن پڑھانے کی سعادت خاکسار کو ملی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم مسعود احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ لدھڑ کرم سنگھ ضلع نارووال تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو خدا کے فضل سے اپنے سنٹر میں ایک خادم مکرم سیف الاسلام صاحب اور ایک طفل قمر احمد عمر سات سال ولد مکرم اعجاز احمد صاحب کو قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کروانے کی توفیق ملی۔ ان کی تقریب آمین مورخہ 13 جنوری 2015ء کو ہوئی۔ مکرم مربی صاحب ضلع نے دونوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو قرآن کریم کی دن رات تلاوت کرنے اور ہم سب کو قرآن کریم کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین

تبدیلی نام

مکرم محمد ذیشان صاحب ولد مکرم رشید احمد صاحب ساکن دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار نے اپنا نام ذیشان حیدر سے تبدیل کر کے محمد ذیشان رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ شکریہ

کمال لیبارٹریز بین الاقوامی معیار کی ہومیو پیتھک پوٹینسی رعایتی قیمت پر

پوٹینسی پیکنگ:	20ML	30ML	120ML
6x- 30	30/-	40/-	90/-
200	35/-	45/-	100/-
1000	40/-	50/-	110/-

دل کی خوراک ☆ دل کا ٹانک

کریٹیگس مدر ٹنکچر یہ دوا دل کی تکالیف میں ایک قابل قدر اور لاثانی دوا ہے۔ حفظ ماتقدم استعمال ہو سکتی ہے

20ML	30ML	120ML	450ML
50/-	70/-	150/-	550/-

اس کے علاوہ جرمن شوابے پوٹینسی جرمن و فرانس و کمال لیبارٹریز کے مرکبات نیز ہومیو پیتھک سامان بریف کیس، ڈراپرز، گولیاں رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔

ہومیو پیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک

047-6211399 ☆ 047-6212399

0333-9797797 ☆ 0333-9797798

بقیہ از صفحہ 2۔ اصلاح نفس کے ذرائع

استقلال کیلئے عطا ہوتی ہے اور یہ ذریعہ سب سے بڑھ کر زبردست ہے۔ (ملفوظات جلد 4 ص 203)

آپ اس کی پاک اور فوق العادت تاثیرات کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر کرنے والی ہے۔ بیماری سے شفا اس کے ذریعہ سے ملتی ہے دنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں دشمنوں کے منصوبوں سے یہ بچا لیتی ہے اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک یہ کرتی ہے اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے گناہ سے نجات یہ دیتی ہے اور نیکیوں پر استقامت اس کے ذریعہ سے آتی ہے۔ بڑا ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جس کو دعا پر ایمان ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو دیکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے کہ وہ قادر کریم خدا ہے۔

(ملفوظات جلد 4 ص 203)

ثمرات حسنہ اصلاح نفس

اصلاح نفس کی علت غائی مقام نفس مطمئنہ کا حصول ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

نفس مطمئنہ کا وہ مرتبہ ہے کہ جس میں نفس تمام کمزوریوں سے نجات پا کر روحانی قوتوں سے بھر جاتا ہے۔ غرض یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک انسان اس مقام تک نہیں پہنچتا اس وقت تک وہ خطرہ کی حالت میں ہوتا ہے اس لئے چاہئے کہ جب تک انسان اس مرتبہ کو حاصل نہ کرلے مجاہدات اور ریاضات میں لگا رہے۔ (ملفوظات جلد 5 ص 411)

قرآن کریم نے مقام نفس مطمئنہ کے ثمرات حسنہ کو نہایت بلیغ رنگ میں بیان کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ...... (فجر: 30,28) ترجمہ: اے خدا تعالیٰ میں آرام یافتہ نفس اپنے رب کی طرف آجا وہ تجھ سے راضی تو اس سے راضی۔ میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ اس میں تین انعامات الٰہیہ کا نمایاں ذکر ہے۔ 1۔ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا سرٹیفیکیٹ عطا ہونا، 2۔ عباد الرحمٰن میں داخلہ ہونا۔ 3۔ جنت کا ملنا، یہ دو جنتیں ہیں (الرحمٰن: 47) خدا سے ڈرنے والے کیلئے دو بہشت ہیں یعنی ایک دنیوی اور دوسرا اخروی۔ مقام نفس مطمئنہ رضا کا اعلیٰ مقام ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے محبت ہی اس کا بہشت ہوتا ہے۔ تمام بُعد، حجاب، مہجوری اور غبار ختم ہو جاتا ہے۔ عبودیت تامہ کا منتہائے کمال بھی نفس مطمئنہ ہے۔

(مرتبہ: مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب)

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک

اوقات کار: صبح 10 بجے تا 2 بجے دوپہر

شام 4 بجے تا 7:30 بجے

رحمت بازار ربوہ رابطہ: 03336568240

معلوماتی خبریں
ملکی اخبارات میں سے

ادرک کی چائے سانس کی تکلیف میں مفید

موسم سرما کی شدت سے بچنے اور سانس کی تکلیف سے نجات میں ادرک کی چائے مددگار ثابت ہوتی ہے۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ سانس کی تکلیف میں مبتلا افراد کو بھی ادرک کی چائے پینے سے بیماری سے نجات ملتی ہے نیز خون کی روانی میں بہتری آتی ہے، جس سے مائیگرین میں بھی افاقہ ہوتا ہے۔ ادرک کی چائے جسم کے 70 اقسام کے خلیوں کو کھولنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

(روزنامہ نئی بات 24 دسمبر 2014ء)

کاجو ذیابیطس کیلئے مفید

کینیڈا میں ماہرین طب کا کہنا ہے کہ کاجو کا استعمال شوگر کے مریضوں کے لئے انتہائی مفید ہے۔ کینیڈین سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ کاجو کا استعمال ذیابیطس کے علاج میں انتہائی اہم کردار ادا کرسکتا ہے اس کے بیج میں ایسے قدرتی اجزاء پائے جاتے ہیں جو خون میں موجود انسولین کو جذب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

(روزنامہ نئی بات 19 دسمبر 2014ء)

زلزلہ کی پیشگی اطلاع دینے والی گھریلو ڈیوائس

نیویارک کے ماہرین نے ایک ایسی زلزلہ ڈیوائس تیار کی ہے جو 50 امریکی ڈالر میں خریدی جا سکے گی۔ ''دی گریلو'' نامی یہ زلزلہ الارم سسٹم میں مائیکرو پروسیسر اور سینسیٹو موومنٹ ڈیٹیکٹر استعمال کئے گئے ہیں جبکہ اس میں موجود وائی فائی سسٹم کسی بھی زلزلہ ایمرجنسی کی صورت میں سگنل الرٹ کا حامل ہے۔ اب تک صرف جاپان وہ واحد ملک ہے جہاں زلزلہ وارننگ الرٹ کا ملکی نظام قائم ہے اور اس زلزلہ الارم میں 1000 جی بی ایس سینسرز استعمال کئے جاتے ہیں۔ (روزنامہ نئی بات 16 دسمبر 2014ء)

روشنی دینے والا کاغذ

امریکی کمپنی نے ایک ایسا کاغذ بنایا ہے جو روشنی دیتا ہے۔ اس کاغذ پر چھوٹی چھوٹی LED لگائی گئی ہیں جو کرنٹ کے ایک سرکٹ سے بآسانی روشن ہو کر روشنی دیں گی۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ کاغذ میں LED کو مکس کر کے انہیں سیل کر دیا ہے اور جب اس میں سے کرنٹ گزارا جاتا ہے تو یہ روشن ہو جاتی ہے اور لوگ اُسے بلب اور انرجی سیور کے متبادل کے طور پر بھی استعمال کرسکیں گے۔

(روزنامہ پاکستان 4 جنوری 2015ء)

کمزور نظر ٹھیک کرنے والا لینز

لندن میں سائنسدان نے ایک ایسا حیرت انگیز نیا لینز تیار کیا ہے۔ جس کے ذریعے معمر افراد بھی نوجوانوں کی طرح کام کرسکیں گے۔ سائنسدانوں کے مطابق یہ اپنی نوعیت کا پہلا لینز ہے جس سے موتیا سے متاثرہ مریض اور قریب اور دور کی کمزور نظر کی شکایت کے شکار افراد یکساں طور پر مستفیض ہو سکیں گے۔ یہ لینز پلاسٹک کے ہیں جنہیں کبھی تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ ایک مرتبہ موتیا نکلوانے کے بعد یہ دوبارہ پیدا نہیں ہوگا۔ یہ کسی بھی فاصلے اور روشنی کی کسی بھی صورتحال میں کارآمد ثابت ہوگا۔ (روزنامہ نئی بات 26 دسمبر 2014ء)

ناشپاتی کا استعمال کولیسٹرول سے بچاتا ہے

ناشپاتی کا رس دار میٹھا پھل غذائی اہمیت کے لحاظ سے انتہائی افادیت کا حامل ہے کیونکہ اس پھل کا استعمال انسانی جسم میں کولیسٹرول کی مقدار کم کرنے جسم میں خون کی ترسیل بڑھانے میں اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ ناشپاتی کا روزانہ استعمال کولیسٹرول جیسے مرض سے بچانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ امریکہ کی پنسلوانیا یونیورسٹی میں کی گئی طبی تحقیق کے مطابق ناشپاتی جسم میں کولیسٹرول کی مقدار کم کرتے ہوئے مٹاپے سے بچاتی ہے۔ تحقیق کے مطابق ناشپاتی کے باقاعدہ استعمال سے انسانی جسم میں 13.1 ملی گرام تک کمی واقع ہوتی ہے جبکہ ناشپاتی کھانے سے جسم میں خون کی مقدار میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ ماہرین کے مطابق ناشپاتی میں وٹامن ''سی'' اور ''کے'' کی کافی مقدار پائی جاتی ہے، 100 گرام ناشپاتی میں تقریباً 42 کیلوریز ہوتی ہیں، جو انسانی جسم کیلئے بہت مفید ہے۔

(روزنامہ نئی بات 10 جنوری 2015ء)

فیس واچ بیٹری ٹائمنگ 60 دن

سونی کمپنی کی جانب سے فیس واچ نامی اس گھڑی کو ''ای پیپر'' سے بنایا گیا ہے۔ جس کی بیٹری 60 دنوں تک چل سکتی ہے۔ یہ ای پیپر سے تیار کی جانے والی پہلی گھڑی ہے۔ اس گھڑی کا ڈائل اور سٹرپ ای پیپر سے بنایا گیا ہے جو ''ای بکس'' پڑھنے کے لئے ای ریڈر میں استعمال کی جاتی ہے۔

(روزنامہ نئی بات 26 دسمبر 2014ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 20 جنوری

طلوع فجر	5:42
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	5:34

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

20 جنوری 2015ء

6:25 am	حضور انور کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ یوالیس اے 22 جون 2008ء
8:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 اپریل 2009ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جنوری 2015ء

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

برین ٹانک
سالہا سال سے آزمودہ (گھر کے ہر فرد کیلئے)
قیمت فی ڈبی -/250 روپے (مکمل کورس 6 ڈبیاں)
کمزوری یادداشت کیلئے حیرت انگیز شہرہ آفاق ٹانک
طالب علموں، دماغی وتخلیقی کام کرنے والوں کیلئے نابغہ روزگار ٹانک
نوٹ: دواخانہ ہذا کی مکمل مفید ومعلوماتی فہرست ادویات بذریعہ خط، ٹیلی فون Email مفت طلب کریں۔
جان یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ (چوک بیت المہدی)
فون دواخانہ: 047-6213149
موبائل: 0301-7964849
Email:atanasir1915@gmail.com

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

FR-10

نئے سال کا کیلنڈر مفت حاصل کریں۔
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار ربوہ
PH:0476212434,6211434

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

All variefy of Gul Ahmed
is online Available@
www.sahibjee.com
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: +92-476212310

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 047-6211510
0344-7801578

خوشخبری
پہنچیں
ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز سوٹ
فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شو روم: 047-6213961

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

البشیر ز معروف قابل اعتماد نام
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم ربوہ: 0300-4146148,047-6214510
فون شوروم پتوکی: 049-4423173

Study in Canada
GEORGIAN
YOUR COLLEGE · YOUR FUTURE
Ranked No.1 in Canada as a Co-op
Govt. College, Establish 1967.
Visit / Contact us for admission
EC Education Concern
67-C, Faisal Town
Lahore, Pakistan
+92-42-35177124
+92-302-8411770
+92-331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon